رمضان المبارک کے فضائل اور روزہ کے اصول وآداب

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، أَكْرَمَنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ، وَفَتَحَ لَنَا فِيهِ أَبْوَابَ الْجِنَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنَّهَا ثَمَرَةُ الصِّيَامِ، قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)(١).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رمضان المبارک کا عظیم الشان مہینہ عنقریب ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے بس دو تین دنوں کے بعد اسکا چاند جلوہ افروز ہونیوالا ہے آئیے ابھی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی رمضان المبارک میں ہم کو صحت وعافیت کے ساتھ کے باقی رکھے، اس ماہِ مقدس کو ہماری سلامتی اور نجات کا ذریعہ بنائے، اس میں ہمیں طاعات اور نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے روزے،

---

(١) البقرة : ١٨٣ .

تراویح،صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کوقبول فرمائے رمضان المبارک انتہائی جلیل القدر اور بابرکت مہینہ ہے باری تعالی جلّ جلالہٗ نے اس کا روزہ ہم پر فرض فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾[1]. ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا جو لوگوں کیلئے سراپا ہدایت ہے اور وہ ایسی روشن نشانیوں والا ہے جو صحیح راستہ دکھاتی ہیں اور حق وباطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کرنے والی ہیں، سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اُس کو اِس میں ضرور روزہ رکھنا چاہئے اسی طرح نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ نے روزہ کی تاکید فرمائی ہے اور اسکو دین کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے آپ ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ»[2]. اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے ایک اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں،دوسرے نماز قائم کرنا،تیسرے زکوۃ ادا کرنا،چوتھے رمضان کے روزے رکھنا،پانچویں بیت اللہ کا حج کرنا،

(١) البقرة : ١٨٥.

(٢) متفق عليه ، واللفظ للترمذي : ٢٦٠٩.

اللہ رب العزت جلّ جلالہٗ نے اس ماہ مبارک کو بہت سی خصوصیات اور امتیازی شان عطا فرمائی ہے روزے کی عظمت فضیلت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ باری تعالی نے انسان کے تمام اعمال میں روزے کو اپنی ذاتِ بابرکات کی طرف منسوب فرمایا ہے اور یہ فضیلت صرف روزے کو عطا فرمائی ہے[1] چنانچہ ایک حدیث قدسی میں خداوند قدوس کا ارشاد ہے: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ»[2]. انسان کے لئے اس کے ہر عمل کا بدلہ ہے سوائے روزہ کے (یعنی اسکا بدلہ تو کچھ اور ہی ہے) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا اجر عطا کروں گا

رمضان المبارک کی آمد کی تمنا کرنے والو! رب ارحم الراحمین نے روزہ داروں کی قدر دانی اور عزت افزائی میں ان کیلئے جنت کا ایک دروازہ مخصوص فرمایا ہے قیامت کے دن روزہ داروں کو اسی دروازے سے جنت میں داخلے کیلئے بلایا جائے گا ان کی علاوہ کوئی دوسرا اس سے داخل نہ ہوسکے گا نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ»[3]. جنت کے دروازوں میں سے

---

(١) فتح الباري: (٤/١٠٨).
(٢) متفق عليه.
(٣) متفق عليه واللفظ لمسلم.

ایک خاص دروازہ ہے جسکو بابُ الرَّیّان کہا جاتا ہے اس دروازے سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہونگے ان کے علاوہ کوئی اور اس سے داخل نہ ہوسکے گا انہیں بلایا جائے گا کہ روزہ دار بندے کہاں ہیں؟ پس وہ اس دروازے سے جنت میں داخل ہونگے پھر جب آخری روزہ دار داخل ہوجائے گا تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا اسکے بعد کوئی اور اس سے داخل نہ ہوسکے گا، روزہ دار جنت کی عظیم الشان نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور اپنا یہ اعزاز واکرام دیکھ کر بے انتہا فرحت و مسرت محسوس کریں گے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے «لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ»[1]. روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی ایک خوشی افطار کے وقت جبکہ دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی یقیناً بڑا سعادت مند اور قابل رشک ہے روزہ دار بندہ جس کو باری تعالی کی رضا نصیب ہوگی اور اس کو رب کریم کی طرف سے عزت و تکریم عطا ہو گی اس فضیلت کا تقاضا ہیکہ روزہ دار اپنے اخلاق وکردار کو پاکیزہ رکھے لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق اور عفو وکرم کا معاملہ کرے اور برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کی کوشش کرے سرور کونین ﷺ کی ہدایت ہے: «إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ

---

(١) متفق عليه.

إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ»[1]. جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو، تو وہ نہ بے ہودہ گوئی کرے نہ چیخے چلائے، پس اگر کوئی اس کو برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ اس شخص سے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں یعنی روزہ دار اپنے روزے کا استحضار رکھے سامنے والے کو بھی روزے کی اہمیت اور فضیلت کی یاد دہانی کرا دے اور دوسروں بدگوئی اور برائی پر اللہ کیلئے صبر کرلے حقیقت تو یہ ہیکہ روزہ خیر وبرکت کا انتہائی اہم ذریعہ ہے اور گناہوں سے اعضاء وجوارح کی حفاظت کا بنیادی سبب ہے جیساکہ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے: «الصِّيَامُ جُنَّةٌ»[2]. روزہ (گناہوں سے بچنے کیلئے) ایک ڈھال ہے، پس روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو ہر قسم کی برائیوں سے پاک رکھے اپنے اعضا کو نافرمانیوں سے محفوظ رکھے اپنی نگاہ نیچی رکھے اپنا کان غیبت اور چغلی وغیرہ کے سننے سے محفوظ رکھے اور اپنی زبان کو غلط اور نامناسب کلام سے محفوظ رکھے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: . جب تم روزہ رکھا کرو تو تمھارے کان تمھاری نگاہ اور تمھاری زبان کو بھی گناہوں سے روزہ رکھنا چاہیے. اور روزے کے دن تم پر سکون اور وقار غالب رہنا چاہیے اور تم اپنے روزے کا دن اور بے روزے کا

(١) متفق عليه.
(٢) متفق عليه.

دن ایک طرح مت گُذاراکرو[1] الحاصل جو بندہ اپنے اعضاو جوارح کو گُناہوں سے دور رکھے گا خشیت وتقوی اور اطاعت وعبادت کا اہتمام کرے گا تو اس کو روزے کی حقیقت اور اہمیت کا احساس ہو گا وہ روزہ کی برکتوں سے مالامال ہو گا اور اس کو باری تعالی کی طرف سے کثیر اجر و ثواب عطا کیا جائے گا

رمضان المبارک کے فضائل وبرکات کی تمنا کرنے والو! رمضان المبارک کا مہینہ ایک مدرسہ اور تربیت گاہ ہے جس میں روزہ دار کو اخلاق فاضلہ کی تعلیم دی جاتی ہے اور مشقتوں پر صبر و برداشت کی ٹرینگ دی جاتی ہے ،رمضان کا مہینہ اطاعت وعبادت جہد وعمل اور محنت وسرگرمی کا موسم ہے اس میں مومن بندہ روزہ رکھ کر اللہ کے احکام پر عمل کرتا ہے اللہ کیلئے بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اپنی ذمہ داری اور ڈیوٹی کی مشکلات پر صبر کرتا ہے اور استقامت کا مظاہرہ کرتا ہے جس کی برکت سے باری تعالی اس کو عمدہ بدلہ اور بہترین صلہ عطا فرماتا ہے، روزہ دار کو چاہیے کہ وہ اپنے کام اور ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اپنے اوقات کو اطاعت وعبادت خشیت وانابت اور ذِکر و تلاوت میں صرف کرے تاکہ اس کو اللہ کی حفظ وعنایت ،معیت و رحمت اور مکمل خیر وبرکت حاصل ہو در حقیقت قرآن کریم کی تلاوت سب سے افضل ذِکر ہے پس

---

(١) مصنف ابن أبي شيبة : ٨٨٨٠ ، وشعب الإيمان : ٣٣٧٤.

کتاب اللہ کی تلاوت اسکے معانی میں غور وفکر اور اس کے احکام پر عمل سے بندے کو کثیر اجر وثواب حاصل ہوتا ہے اور اس کو دین ودنیا کی سعادت اور کامیابی نصیب ہوتی ہے قرآن اور رمضان میں بڑا مضبوط تعلق ہے رمضان المبارک درحقیقت قرآن کا مہینہ ہے اسی لئے حضرت جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ ان کے ساتھ قرآن پاک کا دور فرمایا کرتے[1] اسی عظمت واہمیت کی بنا پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سلف صالحین اور بزرگان دین اپنے وقت کا کثیر حصہ تلاوت اور تدبُّرِ قرآن میں صرف کرتے تھے اور رمضان کا مہینہ توان صالحین کے نزدیک قرآن کیلئے وقف رہتا تھا جس میں وہ کتاب اللہ کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتے اور اس سلسلے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے اس ماہ مبارک میں ہمیں صدقات وخیرات کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے اور فقیروں اور مسکینوں کا بھرپور تعاون کرنا چاہیے اللہ کی رحمت اور اجر وثواب حاصل کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہیکہ روزہ دار کو افطار کرادیا جائے فرمان مصطفی ﷺ ہے «مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا»[2]. جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرادے تو اس کیلئے روزہ دار کے ثواب کے برابر اجر وثواب ہے مگر روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں

(١) متفق عليه واللفظ للبخاري.
(٢) الترمذي: ٨٠٧، وابن ماجه: ١٧٤٦ ، وأحمد: ١٧٠٣٣.

ہوتی، نبیٔ رحمت ﷺ اپنے صحابہ کو خصوصی شفقت وکرم سے نوازتے ان کو کھانے میں اور افطار میں شریک کرتے اسی طرح ان کا دل خوش کرنے کیلئے ان کی دعوت قبول فرماتے اور اگر کسی کے پاس افطا فرماتے تو اس کیلئے اس طرح خیر وبرکت کی دعا کرتے «أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ»[1]. روزہ دار بندے تمھارے پاس افطار کرتے رہا کریں اور ابرا روصالحین تمھارا کھانا کھاتے رہا کریں اور فرشتے تمھارے لئے رحمت کی دعا کرتے رہا کریں

محترم سامعین وحاضرینِ مجلس! رمضان المبارک میں ہر وقت رحمت الٰہی کا نزول ہوتا رہتا ہے خدائے عزّوجلّ تو اپنے بندوں پر انتہائی رحیم وکریم ہے اسی لئے بندوں کا سحری کھانا اللہ کو بہت پسند ہے اس سے روزے کا اجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے سحری کھانا سنت ہے لہذا ہم سنت نبوی کی پیروی میں اس کا اہتمام کریں نبیٔ اکرم ﷺ نے اسکی تاکید فرمائی ہے اور اللہ تعالی نے اس کے کھانے میں نے برکت رکھی ہے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے : «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً»[2]. سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے اسی طرح ہمیں افطار سے غافل نہیں رہنا چاہیے، وقت ہونے پر فوراً روزہ کھول لینا چاہیے افطار میں جلدی کرنا سنت اور باعث خیر وبرکت

(١) أبو داود : ٢٨٥٤ ، وابن ماجه : ١٧٤٧.
(٢) متفق عليه .

ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ»[1] میری امت کے لوگ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (یعنی غروب آفتاب کے بعد افطار میں تاخیر نہیں کریں گے) تب تک وہ خیر وبرکت میں رہیں گے رُطب یعنی تازہ کھجور سے روزہ کھولنا افضل ہے، تازہ کھجور نہ ہو تو عام کھجور سے ورنہ پانی کے ساتھ افطار کرنا چاہیے کیونکہ یہ جسم کیلئے مفید ہے اور سنت کا بھی یہی تقاضا ہے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ، فَتَمَرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمَرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ[2]. رسول اکرم ﷺ (غروب آفتاب کے بعد) نماز مغرب سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر تازہ کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے یقیناً روزہ دار کیلئے بڑی سعادت وبشارت ہے روزہ انتہائی محبوب عمل ہے اور مقبول روزے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے نبی کریم ﷺ جب افطار کرلیتے تو یہ دعا پڑھتے: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»[3]. پیاس مٹ گئی رگیں تر ہوگئیں اور ان شاءاللہ اجر وثواب ثابت

---

(۱) متفق عليه .
(۲) أبو داود : ۲۳۵٦ ، والترمذي : ٦۹٦.
(۳) أبو داود : ۲۳۵۷.

ہوگیا، یااللہ یاکریم ہم کو صحت وعافیت کے ساتھ رمضان المبارک تک پہونچادے ہم کو نماز روزہ اور ذِکر وتلاوت کی توفیق عطا فرمادے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے*** فاللَّهُمَّ بَلِّغْنا رَمضَانَ، وَأَعِنَّا فِيهِ عَلَى الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ، وَضاعِفْ لَنَا فِيهِ الْأَجْرَ يَا ذَا الجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، ووَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،
وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَظِيمِ الْإِحْسَانِ، أَمَرَ بِحِمَايَةِ الْأَوْطَانِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! رمضان المبارک کی آمد آمد ہے ہم اس وقت گویا خیر وبرکت والے مہینے کے دروازے پر کھڑے ہیں اس ماہ مقدس میں ہم اپنے لئے اپنی آل واولاد عزیز واقارب اور پوری امت مسلمہ کی بھلائی اور عافیت کے لئے دعا کرتے رہا کریں اسی طرح متحدہ عرب امارات کی ترقی خوش حالی کی نیز اس ملک کی مسلح افواج کی کامیابی اور ثابت قدمی کی دعا کریں متحدہ عرب امارات کی حکومت اور عوام کو اپنی مسلح افواج پر فخر ہے اور ان کی قربانیاں قدر وعزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں یقیناً مسلح افواج اپنے پیارے وطن اور قومی اثاثوں کی حفاظت میں بے مثال قربانی پیش کر رہی ہے اور اپنے ملک کی سلامتی کیلئے داد شجاعت دے رہی ہے جس کی بدولت بحمد اللہ یہ ملک ایک مضبوط ومحفوظ قلعہ اور امن وامان کا گہوارہ بنا ہوا ہے اسکی کامیابی اور نیک نامی کا پرچم لہلہا رہا ہے اور اس سرزمین پر ہم پُر سکون اور خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں اتحادِ افواج کی سالگرہ کے موقع پر ہم یہاں کے جانباز فوجیوں

کوعظمت واحترام کی سلامی پیش کرتے ہیں اور ان کیلئے توفیق وہدایت تائید ونصرت اور فتح وکامرانی کی دعا کرتے ہیں اور ان کیلئے حضور اکرم ﷺ کی اس عظیم بشارت کی توقع کرتے ہیں: «عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»[1]. دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک اللہ کے ڈر سے رونے والی آنکھ اور دوسری وہ آنکھ جو رات بھر بیدار رہ کر اللہ کی راہ میں پہرہ دے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین رمضان المبارک کے اس چاند کو ہمارے لئے امن وایمان اور سلامتی واسلام کا چاند بنادے ہمارے روزے، تراویح، صدقات وخیرات اور جملہ طاعات کو قبول فرمالے ماہ رمضان کو ہمارے لئے خیر وبرکت اور رحمت ومغفرت کا ذریعہ بنادے ***

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾[2].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

---

(١) الترمذي: ١٦٣٩.
(٢) الأحزاب: ٥٦.

اللَّهُمَّ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ، وَأَهِلَّ عَلَيْنَا هِلَالَهُ بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةَ بْن زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيِّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخْ زَايِدْ وَالشَّيْخْ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.